بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۵

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۳ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۱۳ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱

(30)

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۱ ماہ صلح - آج فون پر ساڑھے آٹھ بجے شب اطلاع ملی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا غالباً ۱۴ جنوری بروز جمعہ صبح گیارہ بجے ہسپتال میں اپریشن ہوگا۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

سیدہ ام متین صاحبہ کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ اگر کل صبح ہسپتال سے گھر واپس آجائیں گی۔

قادیان ۱۱ ماہ صلح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے تمام عوارضات نزلہ۔ کھانسی۔ سردرد میں کوئی نمایاں کمی نہیں۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا جاری رکھیں۔

آج جناب امیر احمد خانصاحب ڈویژنل انسپکٹر فیلڈ ڈیپارٹمنٹ امرتسر اینڈ حسن کے انتظام کے سلسلہ میں تشریف لائے۔ آپ نے دفاتر بھی دیکھے۔

ہندوستان میں ویدک آئین نافذ کرنے کا خواب

عرب ممالک کے اتحاد کے متعلق امیر فیصل ابن سلطان ابن سعود نے حال میں جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان کی معقولیت کا ذکر ہم ایک گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ یہ اُسی تحریک کی صدائے بازگشت ہے۔ جو ایک عرصہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق فرما رہے ہیں۔ امیر فیصل نے جو کچھ فرمایا۔ وہ اگرچہ کلیتہً مسلمانوں سے متعلق تھا۔ یا پھر ان غیر مسلموں سے۔ جو اسلامی ممالک میں بستے ہیں۔ مگر ان کی طرف سے اس کے خلاف کوئی بات سننے میں نہیں آئی اور آبھی کس طرح سکتی ہے۔ جبکہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی اسلامی ممالک میں اسلام کی اس تعلیم کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ جو غیر مسلموں سے حسن سلوک کے متعلق ہے۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں غیر مسلم جھگڑے اور فساد پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے تعلقات نہایت دوستانہ اور ہمدردانہ چلے آتے ہیں۔ چنانچہ لبنان کی شورش کے زمانہ میں اس کا تازہ ثبوت مل چکا ہے۔ کہ اس علاقہ کے عیسائی باشندوں نے فرانس کی عیسائی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دیا۔ اور ہر خطرہ کو برداشت کرنے کے لئے مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوگئے۔ حتیٰ کہ لبنان نے آزادی حاصل کر لی۔ حالانکہ اس کے ملک کی وسعت پنجاب کے ایک ضلع سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور اتنے سے علاقہ میں جس قدر آبادی ہو سکتی ہے اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل نہیں۔

جن ممالک میں اکثریت میں ہوتے ہوئے مسلمانوں کے غیر مسلم ہموطنوں سے تعلقات اتنے اچھے اور ایسے خوشگوار ہوں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان کی مثال سے ہندوستان میں اکثریت رکھنے والے ہندو سبق حاصل کرتے۔ اور مسلمانوں کو نہ صرف غیر ہمدردانہ بلکہ نہایت ہی نامنصفانہ سلوک کی وجہ سے جو شکایات ان سے ہیں۔ ان کا ازالہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ وہ مسلمانوں کو بدظن اور متنفر کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اور اس موقعہ پر بھی اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

حال میں ہندو مہاسبھا کا سالانہ جلسہ جو امرتسر میں ہؤا۔ اس میں ایک طرف تو "ہندوستان ہندوؤں کا ہے" کے نعرے لگائے گئے۔ اور دوسری طرف ڈاکٹر مونجے نے اس اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بڑے فخر کے ساتھ بیان کیا۔ کہ:۔

"میں نے اس وقت ہندوؤں کو کہا۔ کہ جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کمر ہمت باندھو اور یہ نعرہ لگاؤ۔ کہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ ہمیں کسی وقت بھی اس پوزیشن سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ امیر فیصل وزیر خارجہ عرب نے عرب ملکوں کی فیڈریشن کا ذکر کرتے ہوئے ایک بیان میں یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ عرب فیڈریشن کی بنیاد قرآن پر رکھی جائے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ عرب ملکوں میں عیسائی بھی رہتے ہیں۔ وہ قرآن کے آئین کو کس طرح قبول کریں گے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ عیسائیوں کو ہمارا ساتھ دینا پڑے گا۔ جب یہ بات ہے۔ تو ہندوؤں کو بھی یہ نعرہ لگانا چاہیئے۔ کہ ہندوستان دیش ہندوؤں کا ہے۔ اور اس کے آئین کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھی جانی چاہیئے۔"

(پرتاپ ۲۹ دسمبر)

افسوس ڈاکٹر مونجے نے امیر فیصل کا وہ جواب جو انہوں نے اسلامی ممالک کے عیسائیوں کے متعلق دیا۔ صحیح طور پر پیش نہیں کیا۔ ورنہ عقل و سمجھ رکھنے اور غور و فکر کرنے والوں کے لئے ڈاکٹر مونجے اور ان کے ہم خیالوں کی پوزیشن غلط ثابت کرنے کے لئے وہی کافی تھا۔ انہوں نے فرمایا "عرب کے عیسائی نہایت اچھے شہری اور اچھے دوست ہیں۔ اور قرآن کریم ہر شخص کو اپنے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی اجازت دیتا ہے اس دینی پہلو کے علاوہ قرآن کریم میں انتظام مملکت قانون و ضابطہ۔ تجارت غرض زندگی کی ہر ضرورت کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ جن پر عمل کرنا سب کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔"

ظاہر ہے۔ کہ یہ جواب پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر مونجے یہ کہنے کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ کہ "جب یہ بات ہے۔ تو ہندوؤں کو بھی یہ نعرہ لگانا چاہیئے۔ کہ ہندوستان دیش ہندوؤں کا ہے۔ اور اس کے آئین کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھی جانی چاہیئے۔" کیونکہ ویدک دھرم نے غیر ہندو تو الگ رہے۔ خود ہندوؤں کے ایک طبقہ کو جسے شودر کہا جاتا ہے۔ صدیوں سے اس قدر ظلم و ستم کا تختہ مشق بنائے رکھا کہ جس کی مثال کسی اور ظالم سے ظالم حکومت نے بھی کبھی پیش نہیں کی۔ اور یہ ویدک دھرم ہی ہے۔ جس میں یہ حکم موجود ہے۔ کہ اگر کوئی شودر وید کا کوئی منتر سن لے۔ تو اس کے کانوں میں پگھلا ہؤا سیسہ ڈال دیا جائے جب ہندوؤں میں سے ہی ایک طبقہ کے متعلق ویدک دھرم نے صرف وید کا منتر سن لینے کی پاداش میں اتنی سخت سزا مقرر کی ہے۔ تو غور فرمائیے۔ ویدک دھرم کو نہ ماننے والوں کے متعلق اس کی کیا تعلیم ہو سکتی ہے۔ اور جس کے منہ سے کوئی لفظ وید کی کسی خلاف عقل و فطرت تعلیم کے متعلق نکل جائے۔ اس کا کیا حال ہوگا۔ اس بارے میں ابھی "ستیارتھ پرکاش" کا فیصلہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق اسی جلسہ میں "ہندو مہاسبھا نے رکھشا" کی قرارداد پاس کی۔ اور بالفاظ پرتاپ ۲۹ دسمبر یہ اعلان کیا گیا۔ کہ:۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔

ستیارتھ پرکاش کا ایک حرف بھی بدلنے کی کوشش کی گئی۔ تو سارا ہندو جگت اس کی مخالفت کریگا۔" "ہر ایک ہندو سیوا جی اور مہارانا پرتاپ بن جائے گا۔" اسی ستیارتھ پرکاش" کے صفحہ ۸۹ پر لکھا ہے۔ کہ "وید دل کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے"۔ اور اس کے لئے یہ سزا مقرر کی گئی ہے۔ کہ "وید کی برائی کرنے والے منکر کو تمام جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے" (صفحہ ۵۹)

ہندوستان کے آئین کی بنیاد ویدک دھرم پر رکھنے والوں کو بتانا چاہیئے۔ کہ کیا وہ ویدک دھرم کو نہ ماننے والوں اور وید دل کی تعلیم کو ناقابل تسلیم قرار دے کر ناقابل عمل سمجھنے والوں کے متعلق وید دل اور ستیارتھ پرکاش کے مندرجہ بالا احکام پر عمل پیرا ہوں گے۔ اگر نہیں تو یہ ویدک دھرم کے آئین کے خلاف ہوگا۔ اور اگر عمل کریں گے تو کون ہے جو اسے برداشت کرنے کیلئے تیار ہو۔ اور ایسی حکومت کے قیام کے خواب دیکھنے والوں کو ہر قسم کی آزادی کے دشمن اور انسانیت کے قاتل قرار دے کر ان کے خلاف آواز نہ اٹھائے نیز ایسے لوگوں سے دور رہنے کی کوشش نہ کرے۔

ویدک دھرم کی فہرست مخلوق خدا کے ساتھ ناروا سلوک کرنے کے متعلق پہلے ہی کافی طور پر خطرناک ہے۔ اس میں آئے دن جو لوگ اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ اس کے خیر خواہ نہیں سمجھے جا سکتے۔ اور نہ انہیں ہندوستان کے خیر خواہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے طریق عمل سے غیر ہندوؤں میں زیادہ سے زیادہ منافرت پیدا کر رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس ملک کی اکثریت کا اقلیتوں سے ایسا سلوک ہو۔ وہ آزادی کا موقعہ نہیں دیکھ سکتا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) منشی سلطان عالم صاحب گوٹریالہ ضلع گجرات کا لڑکا بشارت احمد جیکبری میں بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہے۔ اور تار کے ذریعہ اطلاع پہونچی ہے۔ کہ حالت نازک ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر اس کی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔ (۲) ماسٹر خدا بخش صاحب کوٹ مومن کا لڑکا بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی جائے۔ (۳) سلطان احمد صاحب سور جگڑھ ضلع مونگھیر عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب سے کلی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

احمدی جماعتوں کی مردم شماری کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بڑی جماعتوں سے مردم شماری کرانے کی ہدائت فرمائی ہے۔ بڑی جماعت سے مراد وہ جماعتیں ہیں۔ جن کے افراد (مرد و زن و بچے) پانسو ہوں۔ حضور نے اس سال کی مردم شماری کے نقشے ۲۹/۲/۴۴ تک نظارت ہذا میں بھیجنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مہربانی فرما کر وہ جماعتیں جن کے مرد و زن اور بچے پانسو یا اس سے زائد ہوں۔ تاریخ مقررہ تک نقشہ مندرجہ ذیل کے مطابق اپنی جماعت کی مردم شماری کر کے بھجوا دیں۔ (۱) کل کس قدر افراد ہیں (۲) مرد (۳) عورتیں (۴) بچے ۱۲ سال سے کم (لڑکے۔ لڑکیاں) (۵) گذشتہ سال میں کوئی خاندان یا فرد مرتد تو نہیں ہوا؟ ہوا تو کون (۶) تعداد کمزور اور قابل نگرانی (۷) لڑکے لڑکیوں میں سے کس قدر تعلیم پا رہے ہیں (۸) قرآن با ترجمہ کس قدر سیکھ رہے ہیں۔ (۹) کیفیت۔ ریلوے اور ڈاک خانہ میں کتنے احمدی ملازم ہیں۔ مجموعی تنخواہ کیا ہے (ناظر امور عامہ)

درخواست دعا مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم بلڈ پریشر کے حملہ کی وجہ سے پھر سخت بیمار ہیں۔ قے اور ہچکی کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں

ایک مخلص نوجوان کا جنگی ہسپتال سے خط

ذیل کا خط ایک مخلص نوجوان نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت اقدس میں بھیجکر التجا کی تھی کہ جلسہ کے موقعہ پر اسے سنا دیا جائے۔ اب درج اخبار کیا جاتا ہے۔

سیدی سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں خیریت سے ہوں۔ اور حضور کی خیریت نیک مطلوب ہوں۔ مجھے آپ سے اور گھر سے جدا ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ اور یہ تیسرا جلسہ ہوگا جو مجھے باہر آئے گا۔ جلسہ قریب آ رہا ہے حضور دعا کریں۔ کہ اس عاجز کو جلسہ کی وہ تمام برکتیں جو اس میں حصہ لینے والوں کو حاصل ہوں گی۔ مجھے بھی حاصل ہو جائیں سب حاضر ہونے والے احمدی بھائیوں کو السلام علیکم اور دعا کے لئے درخواست فرمائیں۔ سب احمدی بھائیوں کو سنا دیں۔ کہ ہم جنگ میں حصہ لینے والے خواہ ان سے دور اور جدا ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارے دل اور ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ اور ان جیسا ہمیں دنیا میں کوئی نظر نہیں آتا۔ اور وہی ہیں جنہوں نے دنیا کی راہ نمائی کرنی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالے جلد سے جلد آپ سب لوگوں کو ملنے کی توفیق عطا کرے۔ میں اس وقت ہسپتال میں ہوں۔ اور حضور دعا فرمائیں اللہ تعالے جلدی شفا دے۔

اس عرصہ میں بہت سے ملک دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ایران۔ عراق۔ شام۔ فلسطین اور مصر سب ملک دیکھے ہیں۔ لیکن گو وہ اسلامی ممالک ہیں۔ لیکن بُرے کاموں میں یورپ سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ فلسطین ایک ایسا ملک ہے۔ جو قدرے اچھا ہے۔ اور جہاں پر اسلامی تمدن نظر آتا ہے۔ ان ملکوں کی مشکلات کا حل احمدیت ہے۔ میرے خیال میں ان ملکوں میں تبلیغ احمدیت پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ اور مجھے ڈر ہے۔ کہ اگر یہ لوگ سنبھل نہ گئے۔ تو یہود کی طرح گر نہ جائیں۔ خدا ان کا راہ نما ہو آمین۔ حضور میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالے احمدیت اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ حضور کا غلام عطاء اللہ

مقدمہ بھاٹری کی سماعت

۱۰ جنوری ۱۹۴۴ء گورداسپور میں احمدی ملزمین کے خلاف بھاٹری کے مقدمہ کی سماعت اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں ہوئی۔ جس میں پانچ گواہان صفائی کی شہادت قلمبند کی گئی۔ بعض گواہان کی شہادت نہ ہو سکنے کی وجہ سے آئندہ تاریخ ۱۹ جنوری مقرر کی گئی۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے مقدمہ کی پیروی کی بعض گواہان صفائی کے پیش کئے جانے کی ہماری طرف سے درخواست دی گئی۔ مگر عدالت نے اسے نامنظور کر دیا۔

احرار کے خلاف جو مقدمہ دائر ہے۔ اس میں شہادت صفائی ختم ہو چکی ہے۔ اور تاریخ بحث ۲۶ جنوری ۱۹۴۴ء مقرر ہوئی ہے۔

احمدی جنتری ۱۹۴۴ء

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان احمدی جنتری کو عرصہ ۱۴ سال سے برابر نکالتے ہیں۔ اس میں تبلیغی مضامین درج ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ اس سال بھی کاغذ کی نایابی اور گرانی بدستور ہے۔ مگر جنتری شائع کی گئی ہے۔ اگرچہ حجم پہلے سے کم ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بغرض تبلیغ منگوا کر شائع کریں [illegible]

سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت

۳

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب خلیل احمد صاحب بی۔ اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ و قف تحریک جدید نے جو تقریر کی اس کی آخری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

اعجازی ترقیات کے وعدے

حضرات کرام! خدائے قدوس نے احمدیت کے لئے ترقی اور غلبہ کا وعدہ دیا ہے۔ احمدیت وہ پودا ہے۔ جو انشاء اللہ اس شان سے بڑھے گا۔ کہ دنیا اس کے سایہ تلے آرام و سکون اور حقیقی اطمینان قلب کی نعمت حاصل کرے گی۔ وہ ترقی معمولی ترقی نہیں۔ ساری دنیا کے قلوب میں حیرت انگیز انقلاب۔ دنیا کے سارے نظاموں میں تبدیلی تہذیب و تمدن کی اسلامی عمارت کا قیام توحید و عظمت الٰہی کا پھیلانا۔ یہ سب اسی ترقی کے نتیجہ میں مقدر کیا گیا ہے۔ احمدیت خدا کے نام اور اس کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گی۔ اور صرف پہنچائیگی ہی نہیں۔ اسے قائم کر کے اس کی ترویج و تنفیذ کرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت کی جو حالت تھی۔ وہ کس سے پوشیدہ ہے۔ ایک کمزور اور بے بس جماعت جس پر اغیار ہر طرف سے یورشیں کر رہے تھے۔ مگر نصرت الٰہی و تائید ایزدی نے اپنے وعدوں کے تحت جماعت کو ایسی محیر العقول ترقی دی۔ جو مخالفین کی نگاہ کو خیرہ کرنے کے لئے کافی ہے مگر ترقی کی یہ رفتار ایسی نہیں۔ جس سے غلبۂ اسلام کے وہ وعدے جو احمدیت کے ذریعہ پورے ہونے والے ہیں جلد سے جلد ظہور میں آسکیں۔ آیئے ہم ان بشارتوں اور پیشگوئیوں میں سے چند ایک کو پڑھ کر اس عظیم الشان مستقبل کی جھلک دیکھیں۔ تذکرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی پیشگوئیاں کثرت سے درج ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

عالمگیر غلبہ کے الہامات

(۱) خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلائے خدا تعالےٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا۔ اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈالدوں گا۔ جعلناك المسيح ابن مريم۔ ان کو کہدے کہ میں عیسےٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۲)

(۲) حکم اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان یوتیٰ لہ الملك العظيم ويفتح على يده الخزائن و تشرق الارض بنور ربها" (تذکرہ صفحہ ۱۸۹)

(۳) "میں تجھے عزت دونگا۔ اور بڑھاؤنگا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۹)

(۴) "قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ۔ کہ وہ نہ ٹوٹیگا۔ نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ خدا کی سچی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۸۷)

(۵) خدا نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تیرا نام بڑھادے۔ اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھادے۔" (صفحہ ۴۳۲)

(۶) اے تمام لوگو! سن رکھو۔ کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت و برہان کی رو سے سب پر انکو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہائت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔" (تذکرہ صفحہ ۶۲۱)

(۷) سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد" (صفحہ ۵۲۷)

یہ نہائت ہی عظیم الشان نہائت ہی رفیع القدر وعدے ہیں جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے۔ ان وعدوں کی تکمیل یقیناً دنیا کو حیرت و تعجب میں ڈالنے والی ہے۔ لاریب یہ ترقی مخالفوں کے مونہہ پر مہر سکوت لگا دے گی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ ترقی انجمنوں کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ کیا خدائی تائید و نصرت کے یہ وعدے انجمن کے وجود کے ساتھ لازم کئے گئے ہیں۔ فیصلہ آسان ہے۔

کارلائل کا اعتراف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں نے وہ حیرت انگیز ترقی کی۔ جس کے مخالف اب تک معترف ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے مشہور مورخ کارلائل اپنی کتاب Heroes and Hero worship میں لکھتا ہے۔

To the Arab nation it was as a birth from darkness into light, Arabia first became alive by means of it. A poor Shepherd people roaming unnoticed in its deserts since the Creation of the world. a hero prophet was sent down to them with a word they could believe, see, the un-noticed becomes the world notable, the small has been grown world great.

مطلب یہ کہ عرب قوم کے لئے حضرت محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام تاریکی سے نور میں جنم لینے کے مترادف تھا۔ عرب اس پیغام کی بدولت زندہ ہوا۔ یہ غریب گڈریئے لوگ جو صحراؤں میں گمنامی کی حالت میں ابتدائے آفرینش سے گھومتے پھرتے تھے۔ ان میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث کیا گیا۔ ایک ایسے پیغام کے ساتھ جس میں وہ یقین کر سکتے تھے اور جسے وہ دیکھ سکتے تھے۔ جس کی وجہ سے مجہول سارے عالم میں مشہور اور یہ معمولی لوگ عالمگیر عظمت کے مالک ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ کتنے عرصے میں ہوا۔ کارلائل کہتا ہے کہ تمام صرف ایک صدی میں۔ یہ صرف ایک ہی صدی تھی۔ جس میں بقول کارلائل اسلام کی آواز ایک طرف چین کی دیواروں کے ساتھ ٹکرانے اور دوسری طرف غرناطہ کے میدانوں میں گونجنے لگی۔ کیا یہ وہی ایک صدی نہیں جو زمانہ نبوت زمانہ خلافت راشدہ اور اس زمانہ پر مشتمل ہے جو آثار و تربیت خلافت سے بہرہ ور اور برکات خلافت سے آراستہ تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

کیا اس سے یہ نظر نہیں آتا۔ کہ ایسی شاندار اور محیر العقول کامیابیاں اور ایسی تعجب خیز کامرانیاں خدا تعالےٰ نے روحانی خلافت کے ساتھ لازم کی ہیں۔ کسی اور کی شہادت میں کیا ضرورت ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب کی زبانی سنیئے۔ لکھتے ہیں۔ "جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں۔ ترقی محال ہے ...... یہی اصول تھا۔ جس نے حضرت ابوبکر۔ عمر اور عثمان کے زمانہ میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھولدیا۔" (پیغام ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء) حقیقت یہی ہے کہ خلافت الٰہیہ میں خدا کا اپنا ہاتھ ہر وقت مومنوں کی جماعت کی پشت پر ہوتا ہے۔ اس لئے تمکین دین کے مقصد [illegible] کی نصرت و تائید ہمیشہ اعجازی نمونہ دکھاتی ہے۔

اعجازی غلبہ اور خلافت

پس حضرات! اگر احمدیت کے لئے بھی اعجازی ترقیات مقدر ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود کے وعدے سچے اور آپ کے الہامات برحق ہیں۔ اگر احمدیت بھی محیر العقول ترقی کریگی۔ اگر جماعت احمدیہ کو ساری دنیا میں حیرت انقلاب پیدا کرنا ہے۔ تو وہ اعجازی کامیابی و کامرانی وہ فتح و ظفر کی ایمان افروز کیفیت خلافت کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت کی اہمیت ایک مومن کی نظروں میں تو پوری وضاحت کے ساتھ ثابت ہے۔

نظامِ نَو

بھائیو! احمدیت تو خدا کا پیغام ہے۔ نظامِ نو کا۔ خدائے قادر و قیوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں اس الٰہی ارادہ کا اس طرح اظہار فرمایا کہ:۔

"ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۱۹۶)

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس کشف کا مطلب یہ تھا۔ کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۳۵ حاشیہ)

یہ نظامِ نو کس طرح قائم ہو گا۔ اور کب ہوگا۔ دنیا کے تمام کہنہ نظام بدل کر اُن کی جگہ وہ نظام جو آسمان و زمین کو نیا کر دے۔ اور حقیقی انسان پیدا کرے کیسے قائم ہو گا۔ نہایت ہی خوشگوار مستقبل ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اِن اور دوسرے الہامات میں وعدہ دیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔ (تذکرہ صفحہ ۳)

جان لو۔ کہ اللہ تعالےٰ زمین کو اسکی روحانی موت کے بعد پھر زندہ کرے گا۔ ایک اور الہام میں فرمایا۔ "روحانی بادشاہت" (تذکرہ صفحہ ۴۲۲) دوسرے مقام پر فرمایا۔ یحی الدین ویقیم الشریعۃ۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹) دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ یہ تو حقیقت ہے۔ کہ دنیا اس وقت ایک نئے نظام کے لئے بیتاب ہے۔ دنیا تمام پُرانے۔ بوسیدہ۔ کہنہ پُر از عیوب و نقائص نظاموں کے مضرات سے آگاہ ہو کر اب اس نظام کے لئے بے تابانہ پکار رہی ہے۔ جو اُس کو امن و سکون اور طمانیت و سکینت دے سکے۔ جو اس کی بے چینی اور قلبی بے قراری کو دُور کر دے۔ یہ نظامِ نو آخر کس طرح قائم ہو گا۔ کیا یہودی مذہب کے ذریعے سے؟ نہیں۔ یہودی مذہب دنیا کو نیا نظام نہیں دے سکتا۔ وہ تو پہلے ہی قومی و نسلی حدود میں مقید ہے۔ اسرائیلی قبائل کا دعویدار مذہب سارے دنیا کو کیسے اطمینان دے سکتا ہے۔ پھر کیا عیسائی مذہب سے؟ ہرگز نہیں۔ عیسائیت بھی تو شریعت کو لعنت قرار دیتی ہے۔ جو مذہب سرے سے کسی قانون و دستور کے خلاف ہو۔ وہ دنیا کو کیا دے سکتا ہے؟ افسوس کہ اس نظام کے دینے سے ہندو مذہب بھی محروم ہے تناسخ کے عقیدے نے ہندو مذہب کے ہاتھ باندھ دئے ہیں۔ غرض تمام مذاہب زبانِ حال سے اپنی بے بسی اور لاچاری کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ادھر دنیوی نظام تو پہلے ہی مٹ رہے ہیں۔ اس لئے کہ انسانی ہاتھوں نے جو قصر تعمیر کئے تھے۔ ان کی بنیاد روحانیت پر نہیں۔ ریت کے تودوں پر تھی۔ ان کے نقائص عملی طور پر دنیا کے سامنے آ رہے ہیں۔

نظامِ نو اور خلافت

دوستو! یہ نظامِ نو صرف اور صرف اسلام یعنی احمدیت کے ذریعے سے ہی قائم ہوگا۔ خدا کی پاک وحی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو گی اور یقیناً پوری ہوگی۔ صرف اور صرف اسلامی نظام ہی قائم ہوگا۔ مگر اس کی تنفیذ کا عظیم الشان کام انجمن۔ کچھ بکھرے ہوئے افراد، کچھ منتشر طبائع نہیں کر سکتیں۔ یہ کام تو واجب الاطاعت امام یعنی سلسلۂ خلافت کے ذریعے سے ہو سکتا ہے۔

یہی وہ نظامِ نو ہے۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں دی۔ الوصیت میں اس نظام کے مصارف کی اصولی پیشگوئی تو ہے۔ مثلاً ترقی اسلام۔ اشاعت علم قرآن۔ اور ہر ایک ایسا امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہو۔" مگر فرمایا کہ "جن کی تفصیل قبل از وقت ہے" اس تفصیل کا طے کرنا حضرت مسیح موعود کی جانشینی میں ہی ہو سکتا ہے۔ پس اس تفصیل کا اظہار یقیناً خلافت کے ساتھ ہی متعلق ہے۔ کیونکہ خلیفہ ہی کمالاتِ نبوت کا مظہر ہے۔

پھر یہ نظامِ نو کا قیام معمولی کام نہیں نظامِ نو کی تنفیذ۔ جس ارادۂ بلند، جس لگن دو۔ جن صعوبتوں اور مشکلات کے مقابلہ اور جن متواتر و مسلسل کوششوں اور پیہم مساعی کا مقتضی ہے۔ وہ صرف غیر معمولی روحانی تصرف کے انسان یعنی خلفاء کے ذریعہ سے ہی جامۂ عمل پہن سکتے ہیں۔ نظامِ نو عظیم الشان اور دل ہلا دینے والی تحریکوں کو چاہتا ہے۔ نظامِ نو وحدت مرکزی اور تنظیم جماعت کا متقاضی ہے۔ نظامِ نو اعجازی ترقیات کا نتیجہ ہے۔ اور یہ سب چیزیں خلافت کے محور کے گرد ہی جمع ہو سکتی ہیں۔ دنیا کو صرف اور صرف وہی نظام امن بخشے گا۔ جو منہاج النبوۃ پر ہوگا اور وہ یقیناً خلافت ہی ہے۔ پس نظامِ نو کا قیام منحصر ہے۔ خلافت کے قیام پر۔ اور سلسلۂ احمدیت میں خلافت کے قیام کی اہمیت سب سے زیادہ اسی امر سے واضح ہے۔

خلاصۂ تقریر

پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت ضروری ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے جو تخم ریزی ہوئی۔ الٰہی سنت کے ماتحت اس کا بڑھنا ضروری تھا۔ پھر اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات قیام خلافت سے پورے ہونے تھے۔ پھر اس لئے بھی کہ وحدت جماعت اور مومنوں کا نقطۂ مرکزی اور تنظیم احمدیت خلافت پر ہی منحصر تھی۔ سلسلۂ احمدیہ خلافت کو چاہتا تھا۔ کیونکہ جماعت کے داخلی فتن مثلاً فتنہ پیغامیت کا استیصال خلافت کے ساتھ مقدر کیا گیا تھا۔ دنیا کے بے اعتدال اور باطل رجحانات جو نام نہاد جمہوریت اور خطرناک آمریت کے ساتھ ظہور میں آ رہے تھے۔ اُن کا روحانی بدل خلافت کے ذریعے ہی واقع ہونا چاہیئے تھا۔ سلسلہ احمدیہ یقیناً خلافت کو چاہتا تھا۔ کیونکہ جن اعجازی ترقیات کے وعدے احمدیت کو دیے گئے تھے۔ وہ خلافت کے ساتھ ہی پورے ہونے والے تھے۔ اور پھر اس لئے بھی کہ نظامِ نو کا قیام خلافتِ راشدہ کے نظام کا ہی ایک حصہ تھا۔ پس سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا وجود ازبس ضروری، اہم اور خدائی مشیت و منشاء کے عین مطابق ہے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تحریکِ جدید ایک تاریخی دور ہے

فرمایا:۔

(۱) اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک تحریک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور ایک یادگار زمانہ دَور ہے جس کی تمام انبیاء و مرسلین نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے۔ جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آ رہی ہیں۔ ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔"

(۲) "ہم نے بھی ایک کوشش کی ہے۔ خدائی اشاروں کے ماتحت کی ہے۔ اور خدائی حکمتوں کو سمجھتے ہوئے کی ہے۔ اور

خدائی پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے کی ہے۔ ہماری یہ کوشش نہایت حقیر۔ نہایت معمولی۔ اور نہایت ہی محدود ہے۔ مگر ہمارے ارادے بہت بڑے ہیں۔ نیتیں بہت وسیع ہیں۔ اور ہماری امنگیں کوئی انتہا نہیں رکھتیں مگر نتائج کو پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ صرف خدا کے اختیار میں ہے۔"

(۳) "وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔ اور واقعات بھی اس کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح کشف دیکھا تھا کہ آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا گیا ہے۔ یہی نظارہ ہمیں اس تحریک میں نظر آتا ہے۔"

(۴) "میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں۔ یا اگر انہوں نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ تو اب وہ اپنی گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے۔ مگر یہ سال چونکہ تحریک جدید کے پہلے دور کا آخری سال ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ اور اسلام کیلئے کبھی نہ کی ہو۔"

پس تحریک جدید میں حصہ لینے والے بہادر سپاہی آگے بڑھیں اور اپنی اس سال کی قربانی کی وہ مثال اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ جس کی مثال گذشتہ نو سال میں نہ ہو۔ یعنی اگر وہ گذشتہ سالوں میں بھی نمایاں قربانی پیش کرتے آئے ہیں تو سال دہم میں سال نہم سے تین چار گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قربانی کا نمونہ "خدا کے موعود خلیفہ" کے حضور پیش کریں۔

اعلانات نکاح

(۱) چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ کا نکاح خدیجہ بیگم صاحبہ بنت میاں عبد الحق صاحب ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ پانچ صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو بعد نماز عصر پڑھا۔ دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے برکت کا باعث ہو۔ (علی محمد اجمیری مہتمم نشر و اشاعت قادیان۔ (۲) مولوی محمد عثمان قریشی صاحب انجینئر کی لڑکی شاہ جہان عارفہ کا نکاح بابو شفیع احمد صاحب سینئر ڈرافٹسمین امرتسر کے ساتھ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں ۹ جنوری ۱۹۴۴ء کو اعلان کیا۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ جنوری۔ گذشتہ چھ مہینوں میں یعنی ۱۹۴۳ء کی آخری ششماہی میں جرمنی کو ایک لاکھ ۵۰ ہزار مربع میل علاقہ سے محروم ہونا پڑا ہے۔ ان علاقوں پر قبضہ کے ایام میں جرمن صرف اتنا فائدہ اٹھا سکے۔ کہ جرمن فوجیں کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرتی رہیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ وزیر اعظم مصر نحاس پاشا کی تقریر کو اتحادی ملکوں میں بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ جو انہوں نے اسلامی نوروز کی تقریب پر کی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ قرآن حکیم مسلمانوں کو رواداری کی تعلیم دیتا ہے اور وہی اصول زندگی مسلمانوں کو اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جن کے لئے آج اتحادی جرمنی اور جاپان سے لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ نومبر ۱۹۴۳ء تک پچھلے سال کے گیارہ مہینوں میں ۱۱ ارب ۲۵ کروڑ روپیہ کا سامان امریکہ نے جنگ کے سلسلے میں ادھار اور پٹے کے قانون کے ماتحت اتحادیوں کو دیا ہے۔ اور اس کے بدلے میں پچھلے سال جون کے آخر تک برطانیہ اور فرانسیسی کمیٹی نے امریکہ کو ۴ ارب ۲۵ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کی چیزیں امریکن فوجوں کیلئے مہیا کیں۔

امرتسر ۱۱ جنوری۔ ململ ۳۲۶ روپے ۱۴ آنے ۲ آنے۔ ململ الف ۲۴ - ۱۲ روپے۔ لٹھا جاپانی ۵۰ روپے۔ لٹھا مضبوط ۴۲ روپے۔ چھینٹ ۱۱ روپے ۱۲ آنے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ مسٹر اے سی دت ڈپٹی پریذیڈنٹ سنٹرل اسمبلی نے مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ حکومت ہند کی اس ناکامی پر بحث کی جائے جو اسے ایک آسٹریلین مسٹر کیسی کو بنگال کا گورنر بنانے کے خلاف احتجاج میں ہوئی۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ رائٹر کے نامہ نگار خصوصی نے الجزائر سے اطلاع دی ہے۔ کہ گذشتہ فروری سے اب تک مشرق وسطی اور اطالیہ کے محاذ سے ۷۰ ہزار اتحادی مجروحین کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہسپتالوں تک پہنچایا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک میں کپڑے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک کروڑ کرگے ڈیوڑھے وقت پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ۲ لاکھ تکلے دگنے وقت کے لئے معروف عمل ہیں۔

حکومت ہند نے ملک کے ۴۵ فیصدی کرگوں کو سٹینڈرڈ کلاتھ کی تیاری کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ تاکہ غربا کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

چنکنگ ۱۱ جنوری۔ شنگھائی سے آنیوالے مسافروں کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے جب سے جبری خریداری کا قانون بنایا ہے شنگھائی کے چار سو کے قریب تاجر خودکشی کر چکے ہیں۔ کیونکہ اس قانون کا یہی مطلب ہے کہ تاجروں کے سوت اور کپڑے پر جبری طور پر قبضہ کر لیا جائے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ ہٹلر کا تختہ الٹنے کے لئے ایک خوفناک سازش پکڑی گئی۔ سازش کا بانی لفٹیننٹ کرنل فان فرٹش بیان کیا جاتا ہے۔ اسے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو پھانسی دے دی گئی ہے اسکے ساتھ ۱۹ جرمن افسر بھی تھے۔ انہیں سرسری سماعت کے بعد پھانسی دیدی گئی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ ان تمام افسروں کا تعلق در پردہ ان جرمنوں کے ساتھ تھا۔ جنہوں نے ماسکو میں ہٹلر کے خلاف پارٹی قائم کر رکھی ہے۔

نیویارک ۱۰ جنوری۔ ٹوکیو ریڈیو نے کل رات ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا جسمیں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جنوبی بحرالکاہل میں اتحادی طیاروں نے جاپانیوں کی ہوائی قوت کا شیرازہ منتشر کر دیا ہے۔ اس لئے جاپانیوں کو طیارہ سازی کی رفتار میں توسیع کرنی چاہیئے۔

پشاور ۱۱ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہری پور کے فساد کا ایک اور مسلمان زخمی آج زخموں کی وجہ سے مر گیا ہے۔ فساد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اب چار تک پہنچ گئی ہے۔ فساد میں دو سکھ ہلاک ہوئے اور دو مسلمان۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ "ڈیلی سکیچ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جاپان نے ہندوستان کی طرف اپنے پراپیگنڈا میں پچاس فیصدی سے زیادہ کمی کر دی ہے۔ اور یہ بات خاص طور پر اہم خیال کی جا رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے فتح کی مہم کا خیال ترک کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے بیان کیا ہے کہ مارشل سٹالین اپنی فوجوں کی نگرانی کے لئے خود یوکرین میں ہیں اور جرنیلوں کو ہدایت کر رہے ہیں کہ پولینڈ میں داخل ہو کر جرمنوں کو اپنی حدود سے نکال دیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہوائی حملوں سے برلن میں پانچ سفارت خانے (برطانی، فرانسیسی۔ سویڈش پرتگیزی اور فنی) تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ جرمن گورنمنٹ کا سابق سکرٹریٹ اور قیصر کا محل بھی تباہ ہو گیا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۰ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجی ماہرین کے نزدیک یورپ پر اتحادیوں کے بڑے حملے کے لئے موزون ترین مہینہ اپریل کا ہے۔ اپریل کے شروع تک اتحادیوں کے پاس ۴ کروڑ ٹن کے بحری جہاز ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ امریکہ کے نائب بحریہ نے آج رات کو اعلان کیا کہ یورپ اور بحرالکاہل میں حملہ کی تیاریاں اتنی بڑھ چکی ہیں کہ ان کی تاریخیں بھی مقرر ہو گئی ہیں۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن فروری کے آخر میں شروع ہوگا۔ پچھلے اجلاسوں کے مقابلہ میں یہ اجلاس نہایت مختصر ہوگا۔ کیونکہ سوائے بجٹ کے اور کوئی اتنا ضروری سرکاری کام نہیں۔

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے جزیرہ سیبنر پر زور کا حملہ کیا۔ تیرہ جاپانی جہاز مقابلہ کے لئے آئے۔ جن میں سے چھ گرائے گئے۔ یقین ہے۔ کہ چار اور بھی ٹھکانے لگ گئے۔ ہمارا صرف ایک جہاز ضائع ہوا۔ میڈانگ۔ رباؤل۔ بوکا کے اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔

نیو برٹن میں ہماری فوجوں نے راس گلاسٹر سے آگے بڑھ کر جاپانیوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ نیوگنی میں جاپانیوں کو رلمانذ دریا کے پار دھکیل دیا گیا۔ گیارہ جاپانی بجرے ڈبو دئے گئے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے ایک بیان میں بتایا کہ گذشتہ سال میں یوبوٹوں سے ہمارے تجارتی جہازوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ ۱۹۴۲ء میں جتنے جہاز ڈبوئے گئے تھے۔ گذشتہ سال ان کے مقابلہ میں ۶۰ فیصدی کم ڈبوئے گئے اس عرصے میں اتحادیوں نے ۱۹۴۲ء کی نسبت ۱۹۴۳ء میں دگنے جہاز بنائے۔

دہلی ۱۱ جنوری۔ اراکان کے مورچے سے اطلاع پہنچی ہے کہ ہماری فوجوں نے شمال کی طرف بڑھتے ہوئے بوتھیڈانگ کو جانے والی سڑک پر واقعہ ایک اہم شہر مانڈانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ کل رات انگریزی بمباروں نے مغربی جرمنی اور شمالی فرانس کے اہم مقامات کو نشانہ بنایا۔

ماسکو ۱۱ جنوری۔ شمال مغربی یوکرائن میں روسی فوجیں اوولیہ کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ اگلے دستے اس اہم ریلوے لائن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جو وارسا کو جاتی ہے۔ کچھ اور دستے ۱۹۳۹ء کی سرحد سے صرف ۳۵ میل دور رہ گئے ہیں۔ اڈیسہ وارسا جانے والی لائن کے اتنے قریب پہنچ گئے ہیں۔ کہ وہاں سے بگ دریا صاف نظر آتا ہے۔ اور ایک نامہ نگار نے تو لکھا ہے کہ روسی فوجیں اس دریا کو پار کر چکی ہیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ اٹلی میں کسینو کا بچاؤ کرنے والی فوج کو دشمن نے واپس بلا لیا ہے۔ پانچویں فوج نے ۲½ میل آگے بڑھ کر ان پہاڑیوں پر قدم جما لئے ہیں جو ابھی چھینی ہیں۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ اتحادی ہوائی دستوں نے کل صوفیا پر حملہ کیا۔ بھاری بمبار یوگوسلاویہ پہنچے۔ جہاں ریلوے لائن پر حملے کئے۔ ایڈریاٹک کے

میرے نزدیک وہ بہرحال مٹی ہو جاتی ہے خواہ وہ نبیوں کا جسم ہی کیوں نہ ہو۔ بائیبل میں صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی ہڈیاں مصر سے کنعان میں لائی گئی تھیں۔ (پیدائش باب ۵۰) پس میں عوام الناس کے اس خیال کا قائل نہیں۔ کہ نبیوں کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ میرے نزدیک یہ بالکل لغو خیال ہے۔ آخر نبی بوڑھے ہوتے ہیں یا نہیں۔ بیماری آئے۔ تو اس سے کمزور ہوتے ہیں یا نہیں۔ جب وہ عام انسانوں کی طرح بوڑھے ہوتے ہیں۔ کمزور ہوتے ہیں۔ بیمار ہوتے ہیں۔ تو کیا دلیل ہے۔ کہ مٹی ان کے جسم کو نہیں کھا سکتی۔ پس یہ ایک غلط خیال ہے۔ جو مسلمانوں میں پایا جاتا ہے مگر بہرحال یہ امر انسانی فطرت میں داخل ہے کہ جب وہ اس جگہ جاتا ہے۔ جہاں اس کا محبوب اور پیارا مدفون ہوتا ہے۔ تو اس پر زیادہ رقت طاری ہوتی ہے۔ اور وہ زیادہ جوش اور زیادہ گریہ وزاری سے خدا سے دعائیں کرتا ہے۔ کہ الٰہی تو ان وعدوں کو پورا فرما۔ جو تو نے اس شخص سے کئے تھے۔ دوسرے

جس جگہ اللہ تعالیٰ کے نبی دفن ہوں

خواہ ان کے جسم مٹی ہو گئے ہوں۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ ان مقامات پر اپنی برکتیں نازل کرتا ہے۔ اور ان مقامات کی ہتک کرنے والوں کو اپنے عذاب کا نشانہ بناتا ہے۔ دیکھ لو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فوت ہوئے تیرہ سو سال ہو چکے ہیں۔ میرا عقیدہ جسے میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ انبیاء کے جسم بھی اسی طرح مٹی ہو جاتے ہیں جس طرح باقی لوگوں کے جسم۔ البتہ بعض زمینیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان میں جو مردے دفن ہوں ان کے جسم ایک لمبے عرصہ تک محفوظ رہتے ہیں۔ چنانچہ بعض مقامات سے کئی کئی سو سال کی پرانی نعشیں نکلی ہیں۔ اور وہ بالکل سلامت ہیں۔ لیکن اس میں مومن اور کافر یا ایک نبی اور غیر نبی میں کوئی فرق نہیں ایسی زمین میں اگر ایک کافر دفن ہوگا۔ تو اس کا جسم بھی محفوظ ہوگا۔ اور اگر ایک نبی دفن ہوگا تو اس کا جسم بھی محفوظ ہوگا۔ پس میرے اس عقیدہ کے مطابق اگر اس مٹی کی جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن ہیں۔ کوئی ایسی تاثیر نہیں ہے۔ جس کی بناء پر وہ اجسام کو محفوظ رکھ سکے تو تیرہ سو سال کے بعد جہاں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا تعلق ہے۔ وہ متغیر ہو چکا ہوگا۔ لیکن اگر کوئی دشمن یہ چاہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو اکھیڑے تو کیا تم سمجھتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اس پر نازل نہیں ہوگا۔ اور کیا تم سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے ہاتھ کو نہیں روکیں گے؟ فرض کرو۔ وہ مٹی کا ایک ڈھیر ہو۔ تو بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب اس ڈھیر کو کھودنے کا ارادہ کرنے والے پر نازل ہوگا۔ اسی لئے کہ گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اطہر اب دوسری صورت میں تبدیل ہو چکا ہو۔ تب بھی اللہ تعالے نے اس مقام کو اپنی

برکات کے نزول کیلئے مخصوص

فرما دیا ہے۔ اور اب اس مقام پر حملہ کرنا اللہ تعالےٰ کی غیرت کو بھڑکانا اور اس کے عذاب کو حرکت میں لانا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (تذکرہ صـ۱۹۹) اس الہام سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کے جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں میں اللہ تعالیٰ اپنی برکات رکھ دیتا ہے۔ اگر قبر پر جانے سے اللہ تعالیٰ کی برکت سے حصہ نہیں مل سکتا۔ تو کپڑوں سے کس طرح برکت ڈھونڈی جا سکتی ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نشان نمائی کے لئے

نبیوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز

میں برکت رکھ دیتا ہے۔ اور لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان برکات کو حاصل کریں۔ پس ان برکات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اخبار "بدر" میں بھی چھپا ہؤا موجود ہے۔ اور مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے، کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے۔ تو آپ مختلف اولیاء کی قبروں پر دُعا کرنے کیلئے گئے۔ چنانچہ خواجہ باقی باللہ صاحب۔ حضرت قطب صاحب۔ خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء۔ شاہ ولی اللہ صاحب۔ حضرت خواجہ میر درد صاحب۔ اور نصیر الدین صاحب چراغ کے مزارات پر آپ نے دُعا فرمائی۔ اسوقت آپ نے جو کچھ فرمایا۔ وہ جہانتک مجھے یاد ہے گو ڈائری اس طرح چھپی ہوئی نہیں۔ یہ ہے کہ دلی والوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں۔ ہم نے چاہا۔ کہ ان وفات یافتہ اولیاء کی قبروں پر جا کر ان کیلئے۔ ان کی اولادوں کے لئے۔ اور خود دہلی والوں کے لئے دُعائیں کریں۔ تاکہ ان کی روحوں میں جوش پیدا ہو۔ اور وہ بھی ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کریں۔ ڈائری میں صرف اس قدر چھپا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم نے قبروں پر اُن کے لئے بھی دُعا کی ہے۔ اور اپنے لئے بھی دُعا کی ہے۔ اور اور بعض امور کے لئے بھی دُعا کی ہے۔

(بدر ۸ر نومبر ۱۹۰۵ء) اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالی ان لوگوں کے لئے دُعا نہیں کی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قبر پر جا کر صرف مرنے والے کیلئے دُعا کرنی چاہیئے۔ ان کا اس ڈائری سے رد ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ہم نے ان کے لئے بھی دُعا کی اور اپنے لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور اور کئی اُمور کے لئے بھی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائری ہے، جو بدر میں چھپی ہوئی موجود ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تذکرۃ الشہادتین

میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا۔ گورداسپور ایک مقدمہ پر جانے سے پیشتر اس کتاب کو مکمل کر لوں اور اسے اپنے ساتھ لے جاؤں۔ مگر مجھے شدید درد گردہ ہو گیا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ کام نہیں ہو سکیگا۔ اسوقت میں نے اپنے گھر والوں یعنی حضرت ام المومنین سے کہا کہ میں دُعا کرتا ہوں آپ آمین کہتی جائیں۔ چنانچہ اسوقت میں نے صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی روح کو سامنے رکھ کر دُعا کی کہ الٰہی اس شخص نے تیرے لئے قربانی کی ہے اور میں، اس کی عزت کیلئے یہ کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ تو اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرما۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا۔ اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔" (تذکرۃ الشہادتین صـ۲۷ و ۱۳۱) اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ پر جا رہے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پیشتر کتاب مکمل ہو جائے۔ مگر آپ سخت بیمار ہو گئے۔ اس پر آپ نے

حضرت شہید مرحوم کی روح

کو جو آپ کے خادموں میں سے ایک خادم تھے۔ اپنے سامنے رکھ کر دُعا کی۔ کہ الٰہی اس کی خدمت اور قربانی کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ کتاب لکھنی چاہی تھی۔ تو مجھے اپنے فضل سے صحت عطا فرما اور پھر خدا نے آپ کی اس دعا کو قبول فرما لیا۔ چنانچہ آپ نے اس واقعہ کا ہیڈنگ ہی یہ رکھا ہے۔ کہ "ایک جدید کرامت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی۔" پس یہ چیزیں صلحاء و اتقیاء کے طریق سے ثابت ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس رنگ میں کئی بار دعائیں فرمائی ہیں۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ مُردہ کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ہمیں کوئی چیز دیگا۔ یہ امر صریح ناجائز ہے اور اسلام اسے حرام قرار دیتا ہے۔ باقی رہا اس کا یہ حصہ کہ ایسے مقامات پر جانے سے رقت پیدا ہوتی ہے یا یہ حصہ کہ انسان اُن وعدوں کو یاد دلا کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کئے ہوں دعا کرے کہ الٰہی اب ہمارے وجود میں تو ان وعدوں کو پورا فرما۔ یہ نہ صرف ناجائز نہیں بلکہ ایک روحانی حقیقت ہے۔ اور

مومن کا فرض

ہے کہ وہ برکت کے ایسے مقامات سے فائدہ اُٹھائے۔ مثلاً جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دُعا کے لئے جائیں۔ تو ہم اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ تیرا یہ وعدہ تھا۔ کہ میں اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرونگا۔ تیرا وعدہ تھا۔ کہ میں اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ تیرا

وعدہ تھا۔ کہ اسلام کی فتح میں اُس کے ہاتھ پر مقدر کردوں گا۔ تیرا وعدہ تھا کہ شیطان اُسکے ہاتھ سے آخری شکست کھائے گا۔ اے ہمارے رب یہ تیرے وعدے اس شخص سے تھے جو اب مٹی کے ڈھیر تلے مدفون ہے۔ اور اب ان وعدوں کا پورا کرنا ہمارے ہی ذمہ ہے۔ پس اے خدا ہم تجھ سے ان وعدوں کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ ہم ان کاموں کے کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم کمزور ہیں۔ ناطاقت ہیں۔ گنہگار اور خطا کار ہیں۔ جماعت میں ابھی اتنی قربانی کا مادہ اور اس قدر فدائیت نہیں پائی جاتی۔ جس قدر قربانی اور فدائیت ان عظیم الشان کامیابیوں کے لئے ضروری ہے تو اپنے فضل سے آسمان سے فرشتے نازل فرما۔ تو ہمارے قلوب کو صیقل فرما۔ تو آسمانی انوار سے ہمارے دل اور دماغ کو روشن فرما۔ تو ہم کو ایمان بخش۔ اور ان لوگوں کو بھی ایمان بخش جو کروڑوں کی تعداد میں دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ تو ہمکو سلسلہ پر استقامت عطا فرما۔ اور اُن لوگوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما جو کروڑوں کی تعداد میں ابھی اس سلسلہ کے نام سے بھی ناآشنا ہیں۔ تو اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر لا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کو دنیا میں قائم فرما دے۔ یہ دعا اگر کی جائے تو بتاؤ۔ اس میں کون سا شرک ہے یہ تو وہ

خدا کا فیصلہ

ہے جو وہ آسمان پر کر چکا۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ یہ فیصلہ زمین پر بھی نافذ ہو۔ پس ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کے لئے جانا صرف اس لئے ہے کہ وہ نزول برکات کا مقام ہے۔ اور اس لئے ہے کہ وہاں رقت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح ہم اپنی دعا سے خدا تعالےٰ کی غیرت کو بھڑکا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو مجھ پر یہ انکشاف فرمایا ہے کہ

میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ لڑکا ہوں

جس کی نسبت آپ کو یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ اسلام کی فتوحات اس کے ہاتھ پر ہونگی۔ تو اس کے بعد میرے لئے ضروری تھا کہ میں اسلام کی فتح کے لئے کوئی روحانی قدم اٹھاتا میں دیکھتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے متعلق جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان میں سے اکثر پوری ہو چکی ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ مجھے کوئی ایسی خبر نہیں ملی۔ جس کی بنا پر میں کہہ سکوں کہ میری زندگی ابھی بہت باقی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ واللّٰہ یعصمک من الناس اللہ تعالےٰ تجھے قتل سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ "نمیبین" ترے قتل پر مسلط نہیں کئے جائیں گے (تذکرہ ص ۸۵۱) مگر میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا ایسا کوئی وعدہ نہیں

مجھ سے خدا تعالےٰ کا جو وعدہ ہے

وہ فقط یہ ہے إن الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامة۔ تیرے ماننے والے قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے پس یہ وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ کیا۔ اگر میں آج ہی مر جاؤں تب بھی میں اس الہام کے سچا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کروں گا۔ اگر میں آج ہی قتل ہو جاؤں تو بھی مجھے کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ کہ میرے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ میرے ماننے والے ہمیشہ میرے منکروں پر غالب رہیں گے ہاں اگر کبھی یہ ثابت ہو جائے کہ میرے ماننے والے مغلوب ہو گئے ہیں۔ اور انکار کرنے والے غالب آ گئے ہیں۔ تب بیشک تم سمجھ لو کہ میں نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ بولا۔ **لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر جو میرے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ہیں۔ وہ میرے منکروں سے کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ خدا ان کو ان کے مخالفوں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔**

(اس موقعہ پر کسی شخص نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگانا چاہا۔ اس پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے فرمایا۔ جمعہ میں بولنا بالکل منع ہے۔ خبردار کوئی شخص نعرہ مت لگائے معلوم نہیں احرار نے یہ کیسی

گندی عادت

لوگوں میں پیدا کر دی ہے۔ ہمیں تو دوسرے مواقع پر بھی ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کجایہ کہ جمعہ کا دن ہو۔ اور خطبہ کی حالت میں نعرۂ تکبیر بلند کیا جائے۔ یاد رکھو خطبہ عبادت کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں رکھی ہیں باقی دو رکعتوں کی جگہ خطبہ رکھ دیا۔ پس خطبہ بھی عبادت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اور اس میں بولنا جائز نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی تم سوچو کہ اگر اس طرح جوش اپنے سینوں سے نکال دیا جائے۔ تو دل سرد ہو جاتا ہے۔ حالانکہ انسان کو اپنے دل میں محبت کی ایسی آگ سلگانی چاہیئے جو اُسے خدا سے قریب کر دے)

تو میں جس چیز پر قائم ہوں اس کو دیکھتے ہوئے

میرے دل میں قدرتاً درد

پیدا ہوتا ہے کہ معلوم نہیں میری کتنی زندگی ہے۔ اور کب اسلام کی فتح کا دن آنے والا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے اسلامی علوم کی ایک بہت بڑی بنیاد قائم کر دی ہے اور میرے لیکچروں اور میری کتابوں میں بہت سے علم پائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی میں نے ان

چالیس روزہ دعاؤں کا آغاز

کر دیا۔ تاکہ اگر میری زندگی تھوڑی ہو تو میں ان دعاؤں کے ذریعہ بھی اسلام کی ترقی اور دین کی فتح کی ایک عظیم الشان بنیاد رکھدوں تاکہ خدا کا منشاء جلد سے جلد اور مکمل طور پر دنیا میں ظاہر ہو۔

مسجد مبارک کی توسیع کے سلسلہ میں نہایت شاندار اخلاص کا نمونہ

تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے پرسوں مغرب کے بعد

مسجد مبارک میں

قادیان کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ اس مسجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ہے "مبارِکٌ و مبارَکٌ وکل امر مبارک یجعل فیہ" (تذکرہ ص ۱۰۸) یعنی یہ مسجد لوگوں کو برکت دینے والی ہے۔ یہ مسجد برکت کے نزول کا مقام ہے۔ اور جو کام بھی اس مسجد میں کیا جائے گا وہ بابرکت ہوگا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا تھا کہ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ کم سے کم ایک نماز روزانہ اس مسجد میں پڑھا کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس توجہ دلانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگ بڑی کثرت سے وہاں نمازیں پڑھنے کے لئے آنے لگ گئے۔ اور میں جماعت پر یہ فضل اسی دن سے نازل ہوتا محسوس کر رہا ہوں۔ جب سے اللہ تعالےٰ نے مجھ پر یہ انکشاف فرمایا۔ حالانکہ وہی میں ہوں وہی تم ہو۔ لیکن جس دن سے یہ انکشاف ہوا ہے۔ جماعت کے قلوب میں ایسا تغیر پیدا ہو رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں

ایک نئی زندگی

حاصل ہو گئی ہے۔ چنانچہ ادھر میں نے یہ تحریک کی اور ادھر جماعت میں ایک ایسی بیداری پیدا ہو گئی کہ سینکڑوں لوگ مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کے لئے آنے لگ گئے۔ لوگ شکوہ کیا کرتے ہیں کہ مولوی سید سرور شاہ صاحب چونکہ لمبی نماز پڑھایا کرتے ہیں اس لئے لوگ اس مسجد کی بجائے دوسری مساجد میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لوگوں کی یہ شکایت درست ہے۔ میں نے خود مولوی صاحب کو کئی دفعہ کہا ہے کہ وہ نماز بہت لمبی نہ پڑھایا کریں۔ لیکن یہ تو درست نہیں کہ اگر کوئی امام

لمبی نماز